ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

سکونِ دل کا کہیں بھی تو اہتمام نہیں
یہ دَورِ گردشِ عالم ہے دورِ جام نہیں

کروں میں سجدہ چمن کی طرف بہاروں میں
مجھے تو اتنا بھی مقدور زیرِ دام نہیں

بہار آئی تو ہے لیکن اس کے جلووں میں
مری نظر کے لئے کوئی بھی پیام نہیں

سمجھتا کون رموزِ نیاز و ناز ہیں کیا
یہ بات وہ ہے کہ جو در خورِ عوام نہیں

پہنچ گیا ہوں سرِ منزلِ حقیقت میں
اب اِس سے آگے تو اے دل کوئی مقام نہیں

کبھی نجات ترے غم سے مل ہی جائے گی
نہ صبح جس کی ہو ایسی تو کوئی شام نہیں

کمالِ سوز بھی رکھتی ہیں تابشیں اس کی
یہ داغِ عشق ہے میرا - مہِ تمام نہیں

بغیر بادہ ہی مستی ہے بزمِ عرفاں میں
یہ میکدہ ہے وہ جس میں کہ شغلِ جام نہیں

نہیں خدا تو خدا وندِ عشق ہو لاریب
مجھے تو آپ کے دعوے میں کچھ کلام نہیں

یہ مے کدہ بھی ہے اک موج بحرِ ہستی کی
حباب تیرتے ہیں گردشوں میں جام نہیں

الم کہیں بھی نہیں ہے کوئی چمن ایسا
کہ جس کے جلووں میں پوشیدہ کوئی جام نہیں